بسم اللہ الرحمن الرحیم

سجدۂ شکر کرنے کا طریقہ؟ اور کرتے وقت باوضو ہونا ضروری ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب کسی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت حاصل ہو یا خوشی کی خبر ملے، تو سجدۂ شکر ادا کیا جاتا ہے۔ اس سجدۂ شکر کو ادا کرنے کا درست طریقہ کیا ہے؟ نیز کیا اس کی ادائیگی کے لیے باوضو ہونا اور قبلہ رُخ ہونا بھی ضروری ہے؟ رہنمائی فرمادیں۔

سائل: (محمد احسن، فیصل آباد)

جواب

کسی نعمت کے حصول پر سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا طریقہ ہے۔ سجدۂ تلاوت کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے میں جائے اور سجدے میں کم ازکم تین بار "سبحن ربی الاعلیٰ" کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے کھڑا ہو جائے۔ دونوں بار اللہ اکبر کہنا سنت اور کھڑے ہو کر سجدے میں جانا اور سجدے کے بعد کھڑا ہونا، یہ دونوں قیام مستحب ہیں۔

نیز سجدۂ تلاوت کی طرح سجدۂ شکر کی ادائیگی کے لئے بقیہ شرائط کے ساتھ ساتھ طہارتِ کاملہ یعنی حدث اصغر (جن چیزوں سے صرف وضو لازم ہو) وحدث اکبر (جن چیزوں سے غسل لازم ہو) دونوں سے پاک ہونا اور استقبالِ قبلہ (قبلہ رُخ ہونا) بھی شرط ہے، ورنہ سجدۂ شکر ادا نہیں ہوگا۔

سجدۂ شکر کی ادائیگی کے متعلق علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "و ھی لمن تجددت عندہ نعمۃ ظاھرۃ اورزقہ اللہ تعالیٰ مالا او ولدا او اندفعت عنہ نقمۃ ونحو ذالک، یستحب لہ ان یسجد للہ تعالیٰ شکرا مستقبل القبلۃ یحمد اللہ تعالی فیھا ویسبحہ ثم یکبر فیرفع رأسہ کما فی سجدۃ التلاوۃ" ترجمہ: سجدۂ شکر اس شخص کے لیے ہے جسے کوئی نعمت ملے یا اللہ عزوجل اسے مال یا اولاد عطا کرے یا اس سے کوئی مصیبت دور ہوئی ہو، اور اسی کی مثل دیگر نعمتوں کے ملنے پر۔ اس شخص کے لیے مستحب یہ ہے کہ وہ قبلہ کی طرف منہ کرکے بطورِ شکر اللہ عزوجل کو سجدہ کرے، سجدے میں اللہ عزوجل کی حمد بیان کرے، اس کی تسبیح بیان کرے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدے سے سر اٹھائے، جیسا کہ سجدۂ تلاوت میں کرتا ہے۔ (رد المحتار علی در المختار، جلد 02، صفحہ 720، مطبوعہ کوئٹہ)

صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1367ھ/1947ء) لکھتے ہیں: "سجدۂ شکر مثلاً اولاد پیدا ہوئی یا مال پایا یا گمی ہوئی چیز مل گئی یا مریض نے شفا پائی یا مُسافر واپس آیا غرض کسی نعمت پر سجدہ کرنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ وہی ہے جو سجدۂ تلاوت کا ہے۔" (بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 739، 738 مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اور سجدۂ تلاوت کا طریقۂ کار بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "سجدہ کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ کھڑا ہو کر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا سجدہ میں جائے اور کم سے کم تین بار سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے، پھر اَللہُ اَکْبَرْ کہتا ہوا کھڑا ہو جائے، پہلے پیچھے دونوں بار اَللہُ اَکْبَرْ کہنا سنت ہے اور کھڑے ہو کر سجدہ میں جانا اور سجدہ کے بعد کھڑا ہونا یہ دونوں قیام مستحب۔" (بہارِ شریعت، جلد 01، صفحہ 731، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ کراچی)

سجدۂ تلاوت کی شرائط کے متعلق حلبۃ المجلی میں ہے: "شرائط جوازھا ماھو شرائط جواز الصلاۃ من الطھارۃ من الاحداث و الانجاس بدنا وثوبا ومکانا وستر العورۃ واستقبال القبلۃ۔" ترجمہ: سجدۂ تلاوت کے صحیح ہونے کی شرائط وہی ہیں جو نماز کے جائز ہونے کی ہیں یعنی بدن، کپڑے اور جگہ کا حدث اور نجاست سے پاک ہونا، ستر عورت اور استقبالِ قبلہ۔ (حلبۃ المجلی، جلد 1، صفحہ 590، مطبوعہ بیروت)

امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) لکھتے ہیں: "مقصودہ مشروطہ، جیسے نماز، نماز جنازہ، سجدہ تلاوت، **سجدہ شکر**، کہ سب مقصود بالذات ہیں اور سب کے لیے طہارت کاملہ شرط یعنی نہ حدث اکبر ہو نہ اصغر۔" (فتاوی رضویہ، جلد 03، صفحہ 452، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتویٰ نمبر: FSD-9873

تاریخ اجراء: 08 شوال المکرم 1447ھ/28 مارچ 2026ء